۲۔جامعہ کے پروگراموں کے تعارف اور چندہ طلبی کے لئے الگ تعارف نامہ چھپتا ھے۔

۳۔تعارف کا مسئلہ بھی زیر غور لایا جائیگا۔ ان شاء اللہ

☆ نگارندہ مکتوب ہذا نے مجلّے میں خدمت سرانجام دینے والے دانشوروں کے افکار دماغی اور لطائف علمی کا مطالعہ کیا، تو عیاں ہوا کہ یہ مضامین محنت ولیاقت سے لکھے گئے ہیں، عمومی طور پر اس بار مضامین معیاری تھے۔ خصوصاً مولانا علیم ناصری حفظہ اللہ کی نعت سوز و گداز سے لبریز تھی۔ (محمود احمد مفکر۔بلغار)

☆ بلاشبہ مجلّہ ''التراث'' ایک ایسا باغ ہے، جس میں ہر قسم کے پھل ہیں، اور ایک ایسا گلدستہ ہے جس میں ہر رنگ کے پھول ہیں۔ ظاہری اور باطنی خوبیوں سے آراستہ ہے۔اللہ تعالیٰ اس چراغ کو اتنا روشن کرے جس سے شرک و بدعت کے تمام اندھیرے دور ہو جائیں۔ (ابو شداخ۔ ستیانہ بنگلہ)

☆ میں نے ''التراث'' کا حرفاً حرفاً مطالعہ کیا، مجھے بہت اچھا لگا اور خوب فوائد حاصل ہوئے۔

(حافظ محمد اکرم۔ فیصل آباد)

☆ گزشتہ شمارے میں بعض آراء پڑھنے کو ملے ''ایک لکھاری کا ایک ہی مضمون ہو اور مجلّے کی ضخامت کم ہو'' میں اس رائے سے متفق نہیں ہوں۔ کیونکہ ہماری دلچسپی نفس مضمون سے ہے نہ کہ مضمون نگار سے۔ موتی کے ہار سے دلچسپی ہے نہ کہ ہار پرونے والے سے۔ (خلیل عبدالرحیم۔ یگو)

☆ ''التراث'' کافی معیاری رسالہ ہے، لیکن شمارہ 4 صفحہ 8 پر :

''ہیں علیم اس کے عدو خوار و زبوں زار و ذلیل''

سیرت نبوی سے میل نہیں رکھتا، کیونکہ رحمۃ للعالمین ﷺ کبھی اپنے اعداء کے متعلق ایسے الفاظ استعمال نہیں کرتے تھے۔ (عبداللہ۔ خپلو)

التراث: نعت کے اس مصرعے میں ﴿إن شانئك هو الأبترO﴾ کی ترجمانی ھے ۔